Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

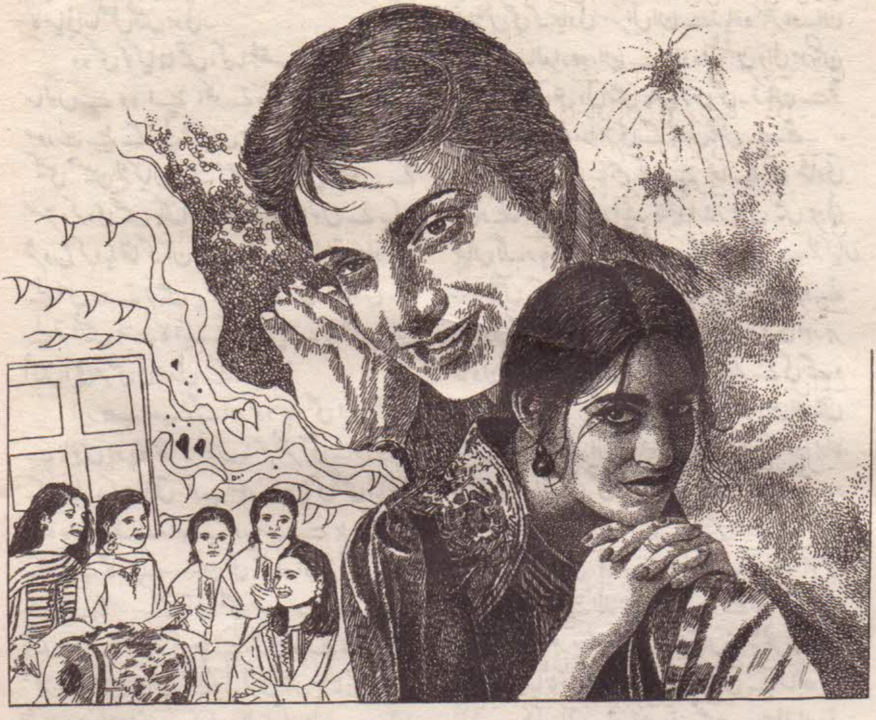

احسن الخالقین

نگہت اعظمی

مہندی کے فنکشن کی تقریب سے واپسی پر وہ اتنی خاموش تھیں جیسے کسی نے اُن کی ساری محنت پر تیل چھڑک کر آگ لگادی ہو اور اس آگ میں ان کے سارے ارمان، ولولے، آرزوئیں جل کر راکھ ہوگئی ہوں۔ وہ تقریب میں جاتے ہوئے جتنی خوشی اور پُرجوش تھیں اتنی ہی واپسی پر خاموش اور افسردہ......ان کی اس خاموشی اور افسردگی کو ہر فرد محسوس کر رہا تھا۔ ان کی بہنیں، بھابیاں، جیٹھانی، دیورانی ہر ایک نے

اپنے، اپنے طور پر کھوجنے کی کوشش کی لیکن کسی کو بھی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

وہ کسی کو کیا بتاتیں، کیسا غضب ہو گیا تھا۔ کتنے سالوں سے وہ اپنے اکلوتے، لائق فائق، خوب صورت بیٹے کے لیے لڑکیاں تلاش کر رہی تھیں۔ کیسی، کیسی حسین لڑکیاں ایک معمولی نقص پر انہوں نے مسترد کر دی تھیں بلکہ اب تو خاندان والوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ ان کے معیار کے مطابق سجاد کے لیے اس روئے زمین پر لڑکی ملنا ناممکن ہے اس کے لیے تو انہیں جنت کا ایک چکر لگانا پڑے گا شاید وہاں انہیں اپنی مرضی کی حور مل سکے۔

اور جب سب لوگ اور خود سجاد بھی اپنی شادی سے مایوس ہو چکا تھا تو انہیں ماہم نظر آئی۔ ہو بہو ان کے معیار کے مطابق خوب صورت، پڑھی لکھی، باحیا، پردہ دار، سلیقہ مند، مہذب اور سب سے بڑھ کر اس کے باپ کا عہدہ......ان کی تنخواہ اور ڈیفنس میں عالیشان بنگلا...... کہتی تو وہ بھی سب سے یہی تھیں کہ انہیں صرف اچھی لڑکی چاہیے، لڑکی چاہے مڈل کلاس گھرانے کی ہی ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا بس گھرانا شریف اور معزز ہو......زیادہ مالدار گھرانوں سے رشتہ نہیں جوڑنا۔ یہ سب وہ محفلوں میں بیٹھ کر سب کے سامنے کہتی تھیں لیکن لڑکی تلاش کرنے کے لیے بڑے، بڑے بنگلوں کا ہی رخ کرتیں......ورنہ کیا خاندان میں پڑھی لکھی اور خوب صورت لڑکیاں موجود نہیں تھیں۔ خود ان کی بھانجیاں، بھتیجیاں خاصی خوب صورت تھیں اور اُن کے شوہر کی دو بھانجیاں تو بالکل سجاد کے جوڑ کی تھیں لیکن خاندان کی لڑکیوں کو تو انہوں نے یہ کہہ کر مسترد کر دیا تھا کہ سجاد خاندان میں شادی ہی نہیں کرنا چاہتا۔ وجہ صرف یہ تھی کہ وہ سب گھرانے متوسط طبقے سے تعلق رکھتے تھے اور ظاہر ہے ایسی ہی جگہوں پر رہتے تھے۔ کسی کا دو سو گز کا گھر تھا، کسی کا تین کمروں کا فلیٹ تھا۔ کوئی پورشن والے گھر میں جا بسا تھا۔ جبکہ وہ خاندان میں سب سے خوشحال تھیں۔ ان کا ایک پوش ایریا میں چار سو گز کا بہت خوب صورت سا بنگلا تھا۔ اور ان کی خواہش تھی کہ سجاد کی سسرال ان سے زیادہ بہتر ہو۔ ان سے زیادہ مالدار ہو، ان سے زیادہ اسٹیٹس والی ہو لیکن یہ خواہش دل ہی دل میں پنپ رہی تھی۔ زبان سے تو سادگی، انکساری، عاجزی کے پھول جھڑ رہے تھے۔

انہوں نے ماہم کو اپنے بھانجے کی شادی میں دیکھا تھا۔ شادی ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں ہوئی جہاں لگ رہا تھا کہ ایک فیشن پریڈ چل رہی ہے، لڑکیاں ...اسٹائل کے نام پر عجیب وغریب لباس پہن کر نمونے بنی ہوئی تھیں۔ شہر کی ساری کریم جمع تھی، ہر لڑکی اور ہر خاتون اپنے آپ کو ایلیٹ کلاس کا ظاہر کرنے کی تگ و دو میں ہلکان ہو رہی تھی، زیادہ لڑکیاں انگریزی ہی میں باتیں کر رہی تھیں۔ ان کی مجبوری یہ تھی کہ ان کو اردو بولنا ہی نہیں سکھائی گئی تھی۔ اسکول، کالج، گھر ہر جگہ وہ انگریزی ہی بولتی تھیں۔ اس لیے انہیں اردو میں بات کرنا بہت مشکل لگتا، ہر طرف سے ہاؤ، اوسم، رئیلی، ایکچوئلی جیسے الفاظ گونج رہے تھے جو لڑکی جتنے فراٹے سے انگریزی بولتی اس کی ماں کا سر فخر سے اتنا ہی بلند ہو جاتا، زیادہ تر لڑکیاں، لڑکوں کے ساتھ ہی گروپ بنا کر باتوں میں مصروف تھیں...... سیلفیاں لی جا رہی تھیں، ہر ایک ہاتھ میں جدید ترین سیل فون تھا اور ایسے ماحول میں ان کی نظر اپنے سامنے والی ٹیبل پر بیٹھی ایک فیملی پر پڑی جہاں ایک بیس بائیس سال کی بہت خوب صورت لڑکی فان کلر کی کامدار فراک اور اسی کا ہم رنگ اسکارف پہنے سب سے منفرد سب سے سادہ اور سب سے زیادہ دلکش نظر آ رہی تھی۔ انہوں نے برابر میں بیٹھے اپنے بیٹے سجاد کو ٹہوکا دیا۔

''سامنے جو لڑکی فان کلر کا اسکارف پہنے ہے، وہ کیسی ہے؟''

''مما پلیز آپ اس طرح ہر جگہ لڑکیوں کو نہ دیکھا کریں، بہت برا لگتا ہے۔'' سجاد بہت نیک فطرت لڑکا تھا، اسے اس طرح ماں کا لڑکیوں کو دیکھنا اور ان پر تبصرہ کرنا بالکل پسند نہیں تھا۔

''مجھے تو لڑکی بہت اچھی لگ رہی ہے، اگر تمہیں بھی اچھی لگ رہی ہے تو اس کے بارے میں معلومات کروں؟'' انہوں نے سجاد کی بات کو سنی ان سنی کرتے ہوئے اپنا مشن جاری رکھا۔

''آپ کو پسند آگئی ہے میرے لیے یہی کافی ہے۔'' اس نے کن انکھیوں سے اسے دیکھ کر ساری ذمے داری ماں کے کاندھوں پر ڈال دی۔

''مجھے تو ساری محفل میں اس سے زیادہ خوب صورت لڑکی کوئی نظر ہی نہیں آرہی۔'' انہوں نے پھر ساری محفل پر طائرانہ نظر دوڑائی اور حقیقت بھی یہی تھی کہ ساری محفل میں وہی سب سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔

''میرا خیال ہے یہ لوگ لڑکی والوں کی طرف سے ہیں۔'' انہوں نے خیال ظاہر کیا۔

''ظاہر ہے ہمارے خاندان کی ہوتی تو کیا اب تک ماں، باپ نے لاکر میں رکھا ہوا تھا۔'' ان کے شوہر زاہد صاحب نے تبصرہ کیا۔

''آپا ہی سے معلوم کرنا پڑے گا۔'' انہیں آپا سے بات کرتے ہوئے جھجک ہورہی تھی، وہ ان کی بتائی ہوئی کئی لڑکیاں مسترد کرچکی تھیں۔

''تو کرلیجیے بلکہ ابھی کرلیجیے...... نیک کام میں دیر کیسی......؟'' زاہد صاحب بھی اب اُن کی تلاش سے عاجز آچکے تھے اور چاہتے تھے کہ جلد از جلد ان کے بیٹے کے سر پر بھی سہرا بندھ جائے۔ اب تو اس کی عمر کے سارے لڑکوں کی شادیاں ہوچکی تھیں اور اکثر تو بچوں کے باپ بھی بن چکے تھے۔

انہوں نے بھی شوہر کے حکم کی تعمیل میں ایک لمحے کی دیر نہیں کی اور فوراً ہی آپا کے پاس پہنچ گئیں اور لڑکی کو دور سے دکھا کر اپنا مدعا بیان کیا تو پتا چلا وہ آپا کے بیٹے کے دوست کی بہن ہے۔ پہلے وہ لوگ اسلام آباد میں رہتے تھے چند ماہ پہلے ہی لڑکی کے باپ کی پوسٹنگ کراچی میں ہوئی ہے۔

''لوگ تو اچھے لگ رہے ہیں، ویسے میں ان لوگوں کو آج پہلی دفعہ ہی دیکھ رہی ہوں۔''

''آپ کو لڑکی کیسی لگی؟'' انہوں نے بہن سے تائید چاہی۔

''بہت خوب صورت ہے جیسی تم چاہتی ہو ویسی ہی ہے۔'' انہوں نے کھل کر تعریف کی۔

''لڑکی کہیں انگیج تو نہیں ہے؟'' انہیں سب سے زیادہ یہی فکر تھی کیونکہ لڑکی خوب صورت بھی تھی اور مالدار بھی لگ رہی تھی اور آج کل سب سے زیادہ ڈیمانڈ انہی دو چیزوں کی ہوتی ہے۔

''یہ میں حماد سے معلوم کرلوں گی۔'' آپا نے اپنے بیٹے کا نام لیا جو اسٹیج پر دولھا بنا بیٹھا تھا۔

''آپ شادی کے ہنگاموں سے فارغ ہوجائیں تو بتا دیجیے گا پھر ہم جلد ہی کوئی اچھی تاریخ دیکھ کر ان کے گھر جانے کا پروگرام بنالیں گے۔'' ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی حماد کو اسٹیج سے بلالیں اور فوراً ہی ماہم کے گھر روانہ ہوجائیں۔

''ہاں، ہاں تم بالکل فکر نہیں کرو، میں کل ہی حماد سے بات کرلوں گی۔'' آپا اپنی بہن کی بے قراری سمجھ رہی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد کھانا سرو ہوگیا، وہ کھانا کھا رہی تھیں اور اس کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ بہت perfectionist ہر چیز بے عیب اور بے نقص پسند کرتی تھیں اور ہر کام بھی بہت اعلیٰ اور بہترین کرنے کی کوشش کرتیں۔ نہ کسی چیز میں نقص اُن سے برداشت ہوتا اور نہ کسی کام میں غلطی برداشت کرسکتی تھیں۔ ان کی طبیعت میں اتنی نفاست تھی کہ گھر میں کہیں کوئی داغ، دھبا نظر آجائے تو وہ بے چین ہوجاتیں۔

کھانے کے دوران سارا وقت اسی کو دیکھتی رہیں، وہ کھانا کس طرح نکال رہی ہے، کس طرح کھا رہی ہے، کس طرح کولڈ ڈرنک پی رہی ہے، کس طرح اٹھ رہی ہے، کس طرح بیٹھ رہی ہے، کس طرح مسکراتی ہے، کس طرح بات کرتی ہے، اتنی دیر میں انہوں نے ہر، ہر پہلو سے اسے جانچ اور پرکھ لیا تھا۔

اور انہیں اس میں کوئی خامی نظر نہیں آئی بلکہ جب وہ اپنی ماں کی کسی بات پر دھیمے سے مسکرائی تو وہ اس کی مسکراہٹ پر جیسے فدا ہوگئیں۔

''مسکراتے ہوئے کتنی پیاری لگ رہی ہے۔''

انہوں نے دل ہی دل میں اس کی مسکراہٹ کو سراہا۔

''ابھی اتنے ہلکے میک اپ میں اتنی خوب صورت لگ رہی ہے تو دلہن بن کر کتنی حسین لگے گی۔''

وہ چشمِ تصور سے اسے سجاد کے برابر بیٹھا دیکھ رہی تھیں اور خواتین کی تعریفیں سمیٹ رہی تھیں۔

''خدا نے تمہاری خواہش پوری کردی، دلہن تو چاند کا ٹکڑا ہے۔''

''چاند کا نہیں چودھویں کے چاند کا۔''

''کہاں سے تلاش کی؟''

''آج کل تو ایسی حسین لڑکیاں نظر ہی نہیں آتیں؟''

''اللہ نصیب اچھا کرے۔''

''ماشاءاللہ چاند سورج کی جوڑی ہے۔''

''نظر اتاردو، خدا نظرِ بد سے بچائے۔''

شادی سے واپسی پر بھی وہ سارا وقت اسی کے تصور میں کھوئی رہیں، انہیں خوشی کے مارے ساری رات نیند نہیں آئی۔ حالانکہ ابھی دل کو بے شمار خدشات لاحق تھے۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ بیٹے اور شوہر کو بھی ماہم اور گھر والے بہت پسند آئے تھے۔ وہ ساری رات دعائیں مانگتی رہیں کہ ابھی ماہم کی کہیں بات طے نہ ہوئی ہو کیونکہ ایک آدھ دفعہ ایسا بھی ہوا تھا کہ انہیں کوئی لڑکی پسند آگئی تو پتا چلا کہ اس کی منگنی ہوگئی ہے اور ایک دفعہ تو حد ہی ہوگئی۔ انہیں ایک شادی میں جو لڑکی اچھی لگی وہ شادی شدہ اور ایک بچے کی ماں نکلی۔ انہیں حیرانی ہوئی وہ اتنی سادہ تھی کہ کہیں سے شادی شدہ نہیں لگ رہی تھی۔ یہ تو بعد میں پتا چلا کہ اس کے شوہر کا شادی کے ایک سال بعد ہی انتقال ہوگیا تھا۔ اس کا بیٹا بھی شوہر کے انتقال کے دو ماہ بعد پیدا ہوا تھا۔

اس طرح ایک اور اسی طرح کا اتفاق ہوا کہ انہیں جو لڑکی اچھی لگی وہ طلاق یافتہ نکلی......اس کا شوہر شادی کے قابل ہی نہیں تھا۔ اس نے شادی کے چھ ماہ بعد ہی بیوی کو مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا تھا۔

سجاد نے سی اے کیا تھا اور ایک انٹرنیشنل فرم میں بہت ہینڈسم سیلری پر جاب کررہا تھا۔ اس کی تنخواہ تین، چار لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ وہ ان کا اکلوتا اور.... بے حد فرمانبردار بیٹا تھا۔ وہ اس کی جاب ہوتے ہی اس کے لیے لڑکیاں تلاش کررہی تھیں اور اب تو انہیں یہ بھی یاد نہ رہا کہ انہوں نے اس کے لیے کتنی بے شمار لڑکیاں دیکھ لی تھیں بلکہ کبھی کبھار تو ایسا بھی ہوا کہ کسی نے انہیں کوئی لڑکی دکھائی تو وہ لڑکی ان کی دیکھی ہوئی اور مسترد کی ہوئی نکلی۔

☆☆☆

صبح اٹھتے ہی ان کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ سب سے پہلے آپا کو فون کریں پھر یہ سوچ کر انہوں نے دل پر پتھر رکھ لیا کہ ولیمے سے وہ لوگ دو ڈھائی بجے آئے ہوں گے پھر ولیمے کے دوسرے دن تو آئے ہوئے مہمانوں کے جانے کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ اور آپا کی تو ساری سسرال ہی لاہور میں تھی۔ وہ سب لاہور سے شادی کے لیے آئے ہوئے تھے اور ولیمے کے بعد ہی سب نے جانا تھا۔

وہ بار، بار فون کرنے کا ارادہ کرتیں پھر بے شمار باتیں سوچ کر اپنے کو اس ارادے سے باز رکھتیں یہاں تک کہ صبح سے دوپہر ہوگئی۔ اتوار کا دن تھا، سجاد چھٹی کے دن بہت دیر سے سوکر اٹھتا تھا۔ زاہد بھی فجر کی نماز پڑھ کر دوبارہ سو چکے تھے۔ صرف وہی تھیں جنہیں نہ نیند آرہی تھی اور نہ قرار آرہا تھا۔ خدا، خدا کرکے دوپہر کو آپا نے خود ہی فون کرلیا۔ آپا کا نمبر دیکھتے ہی اُن کے جسم میں نئے سرے سے توانائی آگئی۔

''یقیناً اچھی خبر ہوگی جبھی آپا نے خود فون کیا ہے......'' یہ سوچتے ہوئے انہوں نے فون اٹھایا۔

''ہاں شازیہ، مبارک ہو اس لڑکی کی ابھی کہیں انگیجمنٹ نہیں ہوئی ہے اور حماد ان لوگوں کی بہت تعریف